اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہ

الفضل قادیان

THE DAILY AL-FAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۱

مادہ پرست یورپ کی سیاسی و مجلسی پیچیدگیوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے

اہل ہند کو لارڈ لوتھین کا مفید مشورہ

اس وقت یورپ نہایت خطرناک سیاسی اور اقتصادی الجھنوں میں مبتلا ہے۔ ملکوں میں باہم بے اعتمادی اور عناد انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ بڑی بڑی حکومتیں ایک دوسری کو تباہ کر دینے کی فکر میں ہیں۔ اور ان خطرناک عزائم کے پیش نظر دوسری حکومتوں کو معاہدات کے ذریعہ اپنا حلیف بنا رہی ہیں۔ ایک دوسرے کی تجارت کو نقصان پہونچانے کے لئے کئی قسم کے منصوبے کئے جا رہے ہیں۔ ملکی تعصبات حد سے تجاوز کر چکے ہیں۔ دو رنگی اور چالبازی سیاسیات کا نہایت ضروری جزو قرار پا چکی ہے۔ غرض یورپ کی بین الملی حالت اس قدر پُرخطر پیچیدہ اور عبرتناک ہو چکی ہے۔ کہ شائد کوئی انقلاب عظیم ہی اہل یورپ کو ان مصائب و محن سے نجات دلا سکے۔ جس میں انہوں نے اپنے آپ کو مبتلا کر رکھا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ وہ کونسا کامل نظام ہے جو دُنیا کی مشکلات کا پورا پورا علاج کر سکتا ہے۔ یورپین اقوام کی مصیبتوں۔ اور مشکلات کا اصل سبب ان کی وُہ مادہ پرست ذہنیت ہے۔ جس کے ماتحت وہ مافوق الطبیعہ اور غیر مرئی حقیقتوں سے کلی طور پر بے اعتنا ہو کر دولت کے دیوتا کی پرستش میں ہمہ تن مصروف ہو گئی ہیں۔ اور اس بات کی عادی ہو چکی ہیں۔ کہ ہر بات اور ہر کام پر صرف اسی نقطۂ نگاہ سے نظر ڈالیں۔ کہ اس سے انہیں زیادہ سے زیادہ کتنا مادی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امن۔ انصاف اور اخلاق کے مقتضیات ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اور وُہ ہر حالت میں مادی اور اقتصادی منافع کو دوسری ہر بات پر مقدم رکھتی ہیں۔

علاوہ ازیں اس ذہنیت کا ایک اور اثر یہ ہے۔ کہ مذہبی اور روحانی حقیقتوں کو بھی سائنٹیفک عمل جراحی کا تختۂ مشق بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اس بات پر قطعاً غور نہیں کیا جاتا۔ کہ مذہب اور سائنس کے دائرہ ہائے عمل ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ اور ان میں باہم کوئی تضاد نہیں لیکن یہ ایک علیٰحدہ موضوع ہے۔ جس پر بحث امروزہ میں بحث کرنا ہمارا مقصد نہیں۔

یہاں صرف یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ اس قسم کا ذہنی رجحان بنی نوع انسان کے لئے سخت مہلک اور خطرناک ہے۔ اور اس کی موجودگی میں نظامِ عالم اخلاقی بنیادوں پر قائم نہیں ہو سکتا۔ جب نظامِ عالم اخلاقی بنیادوں پر استوار نہیں ہو گا۔ تو یقینی طور پر دُنیا میں بحیثیت مجموعی امن اور انصاف کبھی قائم نہیں ہو سکے گا۔ اس حقیقت کی طرف انگلستان کے مشہور مدبر لارڈ لوتھین نے بھی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی کنووکیشن کے موقعہ پر ایڈریس پڑھتے ہُوئے اہلِ ہند کو علے العموم اور ہندوستانی طلباء اور طالبات کو علے الخصوص توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ انہوں نے یورپین اقوام کے باہم مناقشات اور ان کی سیاسی پیچیدگیوں کا عبرتناک مرقع پیش کرتے ہُوئے اس کی سب سے بڑی وجہ ان کی بے دینی۔ الحاد۔ اور مذہب سے روگردانی بیان کی۔ اور کہا کہ ہندوستان کے باشندوں کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ مادہ پرستی۔ بے دینی اور الحاد کی رَو کا کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں۔

نیز کہا "مجھے ہرگز یہ دعوےٰ نہیں۔ کہ میں اسلام یا ہندو مذہب کے اصول سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ عیسائیت کی نسبت یہ دونوں مذہب یونیورسٹیوں پر اتنا کافی اثر قائم رکھ سکیں گے۔ کہ طلباء اور طالبات کو مذہب سے منحرف نہ ہونے دیں۔ میرا خیال ہے کہ مذہب صرف اسی صورت میں بے دینی اور الحاد کو یونیورسٹیوں پر اثر انداز ہونے سے بچا سکتا ہے۔ کہ وُہ نوجوانوں کو یقین دلا دے کہ اس میں ایسی طاقت موجود ہے جس سے لاینحل مسائل حل ہو جائیں"۔

ہندوستانی یونیورسٹیوں کے طلباء اور طالبات کو جن پر ملک کی آئندہ ترقی کا انحصار ہے۔ لامذہبیت اور الحاد کی زد سے بچانا بلاشبہ ایک نہایت ہی ضروری امر ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ موجودہ حالات میں ہمارے ہاں کی یونیورسٹیاں یہ فرض سرانجام نہیں دے رہیں۔ عیسائیت کی ناکامی تو کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ہندو مذہب بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہندو لیڈروں کی انتہائی کوششوں کے باوجود ہندو نوجوانوں کو اپیل کرنے سے قاصر۔ اور انہیں لامذہبیت اور الحاد کے پنجہ سے نکالنے سے عاجز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وُہ اسے قابلِ عمل ہی نہیں سمجھتے۔ لیکن حیرت ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کے اکثر مسلمان طلباء اسلامی تعلیم سے جو حقیقی طور پر دُنیا کی تمام بیماریوں کا مکمل علاج پیش کرتی ہے۔ غافل ہو کر دوسروں کے ساتھ اسی رو میں بہہ رہے ہیں۔

ابھی وقت ہے۔ کہ ہندوستان سے الحاد اور بے دینی

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے میں درد بدستور ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے زکام اور سر درد کی شکائت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

۲۲-۲۳ جنوری کو ڈپٹی انسپکٹر صاحب مدارس لاہور ڈویژن نے معہ اپنے سٹاف کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ کیا

کل بعد نماز عصر ڈپٹی انسپکٹر صاحب کی صدارت میں طلباء جماعت نہم و دہم کے مابین "موجودہ نصاب تعلیم میں تبدیلی کی ضرورت ہے یا نہیں" کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اور قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی ججز نے طلباء جماعت نہم کو جو تبدیلی کے حامی تھے فاتح قرار دیا۔ اور انفرادی طور پر عبد السلام شبلی متعلم جماعت نہم کو اول اور حافظ منظور الہٰی متعلم جماعت دہم کو دوم قرار دیا۔ آخر میں فاتح جماعت کے مقررین اور اول و دوم رہنے والوں کو جناب ڈپٹی انسپکٹر صاحب نے ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے مہیا کردہ انعامات تقسیم کئے

۲۲ جنوری بعد نماز عصر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور ڈی۔ بی ہائی سکول سری گوبند پور ہ کے طلباء کے درمیان ہاکی کا میچ ہوا۔ جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم چھ گول سے جیت گئی ؛

شیخ عبدالرحمٰن مصری پر مقدمات زیر دفعہ ۴۰۸ کا انتقال

گورداسپور ۲۳ جنوری۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی طرف سے شیخ عبد الرحمٰن مصری کے خلاف زیر دفعہ ۴۰۸ (خیانت مجرمانہ) جو دو مقدمات دائر کئے گئے تھے۔ انہیں مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کی عدالت سے منتقل کرنے کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں درخواست دی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر دو مقدمات منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ پولیس کی طرف سے جو مقدمہ مجسٹریٹ علاقہ جسونت سنگھ کی عدالت میں دائر تھا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ مجسٹریٹ نے خارج کر دیا ہے ؛

اخبار احمدیہ

درخواست دعا:۔ گیانی محمد الدین صاحب بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ خاکسار محمد سعید نومسلم قادیان

ولادت:۔ میرے گھر خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کے خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ عابد علی کارکن تحریک جدید

دعائے مغفرت:۔ ۱۶-۱۷ جنوری کی درمیانی شب میری بڑی لڑکی سکینہ بی بی فوت ہوگئی۔ مرحومہ کی اٹھارہ سال عمر تھی بہت

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنےٰ کیا گیا ہے ؛

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپکا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے ؛

(۵) جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ؛

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے لیکن یاد رہے اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے ؛

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے ؛

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؛

(۹) خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے کر دہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو انکو بھی فوری ادائیگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

کیا حضرت بابا نانک رح کو مسلمان کہنا جرم ہے؟

علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ کے فیصلہ پر اظہارِ حیرت و استعجاب

(از مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری)

(۲)

جماعتِ احمدیہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کے تمام نبیوں، رشیوں اور مقدسوں کو خدا تعالےٰ کا پیارا اور اپنا بزرگ یقین کرتی ہے۔ قومی و نسلی امتیازات سے بالا اور ملکوں و رنگتوں کے تفاوت سے بلند ہو کر وہ خدا کے ہر پیغامبر کی عزت کرتی۔ اور اسے واجب الاحترام سمجھتی ہے۔ ہاں وہ اس عزت و تکریم کے دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے۔ اندریں حالات یہ بات کسی احمدی کے واہمہ میں بھی نہیں آسکتی۔ کہ خدا کے مقدسوں میں سے کسی مقدس یا اس کے نبیوں اور رشیوں میں سے کسی نبی یا رشی کی ہتک کرے۔ ان کو برے الفاظ سے یاد کرے۔ اور ان کی توہین کا مرتکب ہو۔

جماعتِ احمدیہ کے عقیدہ میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ الٰہی پاکباز انسانوں میں سے ایک ہیں۔ جن کی عزت۔ توقیر اور احترام مذہبًا فرض ہے۔ ان سے محبت کرنا نہ صرف اس دنیا میں مفید ہے۔ بلکہ مرنے کے بعد بھی نفع رسان ہے۔ لہٰذا کوئی احمدی حضرت بابا نانک رح صاحب کی توہین نہیں کرسکتا۔ ایسا ارادہ بھی اس کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

اس عقیدہ کے علاوہ یہ امر بھی قابل توجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ وہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کو خدا تعالےٰ کا مقدس نبی یقین کرتی ہے۔ اس کی یہ پوزیشن تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ تمام بانیانِ مذاہب۔ اور جملہ مقدس انسانوں کا احترام کرے۔ یہ امن کا راستہ ہے۔ اور تبلیغ کے لئے امن ازبس ضروری ہے۔ یہ صلح اور آشتی کے قیام کا ذریعہ ہے۔ اور اپنے خیالات کی بادلائل اشاعت کے لئے صلح اور آشتی کا وجود بہترین ممد ہے۔ جب ہم یہ گوارا نہیں کرتے۔ کہ دوسرے لوگ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ہتک کریں۔ اور ہماری دل آزاری کا موجب ہوں۔ تو ہم کیونکر پسند کرسکتے ہیں۔ کہ دوسری اقوام کے بزرگوں کو برے ناموں سے یاد کیا جائے اور ان کے جذبات کو مجروح کیا جائے۔ یہ طریق عمل یقینًا جماعت احمدیہ کے مقصد اور ان کے جذباتِ قلبی سے متضاد ہے۔ پس نہ صرف یہ کہ ہم اپنے عقیدۂ راسخہ کی رو سے حضرت بابا نانک کو برگزیدۂ حق مانتے ہوئے ان کی توہین نہیں کرسکتے۔ بلکہ ہماری مصلحت اور ہمارا مقصد بھی اس کے منافی ہے۔

ہماری اصطلاح میں مسلمان کے معنے خدا تعالےٰ کے تمام احکام کو ماننے والا۔ تمام آسمانی صداقتوں کا اقرار کرنے والا۔ اور اللہ تعالےٰ کے تمام اوامر کی عملی تعمیل کرنے والا کے ہیں۔ ہماری تحقیق اور ہمارے عقیدہ میں حضرت بابا نانک رح صاحب خدا تعالےٰ کے کامل عاشق بندے تھے۔ اس کی طرف سے آنے والی ہر صداقت کو برحق مانتے تھے۔ خواہ وہ صداقت ہمالیہ کے دامن میں ہویدا ہوئی ہو۔ یا طورِ سینا پر ظاہر ہوئی ہو۔ یا کوہِ فاران پر چمکی ہو۔ وہ خدا کے پورے مطیع بندے تھے۔ یہ حقیقت ہمیں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے ہر مرحلہ میں عریاں نظر آتی ہے۔ کوئی شخص ہمارے عقیدہ یا ہماری تحقیق کو نادرست بتاسکتا ہے۔ مگر بخدا ہم پر یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ کہ ہمیں اپنی سچی عقیدت کے باوجود۔ ہمیں اپنی بے حد محبت کے باوجود حضرت بابا صاحب کی ہتک کرنے والا قرار دیا جائے۔ یا اس عقیدہ کے محض اظہار کو جرم گردانا جائے۔

ہم ایک گذشتہ اشاعت میں موقر جریدہ "ریاست" دہلی کا ایک اہم اقتباس پیش کرچکے ہیں۔ آج اسی سلسلہ میں ہفتہ وار "اہلحدیث" امرتسر کا تازہ مضمون درج کرتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری "قادیان کے ایک مصنف کو سزائے قید و جرمانہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"قادیان میں ایک صاحب ماسٹر عبد الرحمٰن نومسلم ہیں۔ جنہوں نے ایک کتاب؎ لکھی ہے۔ جس کا نام "بابا نانک کا دین و دھرم" ہے۔ چونکہ مصنف مذکور اس سے پہلے سکھ قوم میں سے تھا۔ اس لئے اس نے اپنی تحقیق کے ماتحت بابا نانک کو مسلمان لکھ دیا۔ ہم ان کی تحقیق پر تنقید نہیں کرتے۔ صرف اتنا کہتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ دراصل مرزا صاحب کی تصنیفات پر مبنی ہے۔ عرصہ ہوا۔ مرزا صاحب قادیانی نے بصورت رسالہ "ست بچن" یہی آواز اٹھائی تھی۔ مرزا صاحب سے جو کچھ بن پڑا۔ انہوں نے اپنے دعوے پر اس رسالے میں دلائل دیئے ہیں۔ جن کو آپ گورو نانک جی کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں کافی سمجھتے تھے۔ اس وقت حکومت کی طرف سے کوئی بازپرس نہیں ہوئی۔ اور نہ وہ کتاب ضبط ہوئی۔ اب جو رسالہ دین و دھرم شائع ہوا۔ تو مصنف مذکور پر مقدمہ چلایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں مصنف مذکور کو چھ ماہ قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کہ گورنمنٹ نے مصنف مذکور پر مقدمہ کیوں چلایا۔ ایک تو یہ کہ اس مضمون کے اصل موجد مرزا صاحب قادیانی تھے۔ جن سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا دوسری بات یہ ہے۔ کہ مصنف مذکور نے بابا نانک جی کی ہتک نہیں کی۔ بلکہ اپنے عندیہ میں ان کی بڑی عزت کی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اسلام ایک معزز مذہب ہے۔

اس کی تائید میں ہم ایک اقتباس "آریہ مسافر" لاہور سے نقل کرکے گورنمنٹ کے سامنے رکھتے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

"حضرت محمد صاحب نے آریہ برہم چاریوں کی طرح چوبیس سال کی عمر میں شادی کی . . . . حضرت صاحب کا جیون (سوانعمری) آریہ برہمنوں کی مانند نہایت سادہ۔ اور فقیرانہ تھا"

(آریہ مسافر ۱۶۔ جنوری ص۸)

کیا گورنمنٹ ایسا لکھنے والے پر بھی مقدمہ چلائے گی۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے "نہیں" تو پھر اس میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ اس لئے ہم اس سزا کو کسی صحیح قانون پر مبنی نہیں سمجھتے۔ امید ہے۔ کہ محکمہ اپیل اس پر غور کرکے ہمیں راہ راست دکھلائے گا"

(اہلحدیث ۲۱۔ جنوری ۱۹۳۸ء ص۱۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین مخالف ہیں۔ لیکن انہوں نے بھی یہ کہکر کہ:۔ "مصنف مذکور نے بابا نانک جی کی ہتک نہیں کی۔ بلکہ اپنے عندیہ میں ان کی بڑی عزت کی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اسلام ایک معزز مذہب ہے" سچی گواہی ادا کی ہے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ حکومتِ وقت، جج صاحبان۔ اور اہلِ وطن صحیح طور پر کسی عقیدہ سے نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کریں تا ملک میں امن ہو۔ قوموں میں باہمی صلح ہو۔ اور تمام ہادیانِ مذاہب کی عزت و توقیر قائم ہو۔

؎ مولوی صاحب نے نادانستہ ہی "کتاب" لکھ دیا۔ ورنہ "بابا نانک کا دین و دھرم" چار صفحہ کا ٹریکٹ ہے"! (ابوالعطاء)

خلافت راشدہ کے منافقین کا فتنہ

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کی طرف سے اپنے گزشتہ بیان کی مزید وضاحت

مکرم مولوی اللہ دتا صاحب کے ایک استفسار کے جواب میں میں نے ایک خط لکھا تھا جو الفضل مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں میں نے لکھا تھا کہ بعض عربوں نے خلافت کی قدر کما حقہ نہیں کی۔ اس لئے ان بعض اقوال یا آثار سے دلیل پکڑنا درست نہیں ہے۔ اس پر بعض دوستوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے۔ اور مزید وضاحت چاہی ہے۔ میرے اصل الفاظ یہ ہیں :-

" اور چونکہ میں اس وقت اپنے ذاتی مذہب کے متعلق گفتگو کر رہا ہوں۔ میں اسکو بیان کرنے میں دریغ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اگر میں اس کو چھپاؤں تو میں اس کو خیانت سمجھوں گا۔ کہ عربوں نے بھی خلافت کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ اس لئے ان کے بعض اقوال اور بعض اعمال کو خلافت کی تخفیف کے لئے پیش کرنا بالکل غلط اور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور جن لوگوں نے ایک دن کے لئے بھی خلافت کے معاملہ میں تامل کیا ہے میں ان کو غلطی پر سمجھتا ہوں ... لیکن خلیفہ کی ذات یا اس کے عہدہ یا حیثیت یا اس کے وقار کی حفاظت میں جس نے بھی تساہل یا تردد کیا۔ اور اپنی جان کو خلیفہ کی جان سے عزیز سمجھا اس نے خطرناک غلطی کی "

اس سے میرا اشارہ ایسے لوگوں کی طرف تھا مثلاً بعض آثار میں آتا ہے۔ کہ ایک شخص نے مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عین خطبہ کے وقت میں جبکہ شریعت میں بولنا منع ہے سوال کیا کہ آپ نے یہ چوغہ کیسے بنالیا ہے اس قسم کا احمقانہ اعتراض عین خطبہ میں کرنا اس شخص کی قلت فہم پر دلالت کرتا ہے۔ غالباً یہ اس شخص کا چھوٹا بھائی تھا جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا ھذہ قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ کہ اس تقسیم میں اللہ تعالٰے کی خوشنودی مدنظر نہیں رکھی گئی۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ کو خطاب کرنے والا شخص صحابی تھا۔ اور اگر صحابی کا درجہ دینے کے لئے محض محدثین کی تعریف کو مدنظر رکھا جائے۔ تو کثرت سے ایسے بدویوں کو صحابی ماننا پڑے گا۔ جن کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے۔ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا یَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ۔ اور پھر فرماتا ہے۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ۔ بعض اعراب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ ان کو کہدو کہ وہ ایمان نہیں لائے۔ صرف مسلم ہو گئے ہیں اور ابھی ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ضرور ہے کہ ان لوگوں نے سرور عالم کو دیکھا ہوگا۔ اور محدثین کی تعریف کے مطابق وہ صحابی بھی کہلا سکتے ہیں۔ لیکن ان کو فقہاء اور علماء اسلامیہ دینیہ میں صاحب الرائے قرار دینا انتہائی درجہ کا ظلم ہے۔ اصل میں بعض انسانی طبائع میں شیطان اور ابلیس کا طبعی حصہ ہوتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خاصہ ہے کہ وہ حکومت اور نظام کے خلاف ہر وقت شرارتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی خود پسندی۔ سرکشی اور خودسری اور غلط قسم کی آزادی سے ان کو اس قدر محبت ہوتی ہے۔ کہ وہ سب کچھ اس کے لئے قربان کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور خلافت ان لوگوں کے طبائع وحالات کے مطابق نہیں بیٹھتی۔ اسلئے وہ ہر وقت بغاوت کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ اور عذر تراشتے رہتے ہیں ایسے لوگ عرب میں خلفاء راشدہ اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ لیکن ان کی کوئی دینی وقعت یا حیثیت نہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے اس قسم کا سوال کرنے والا اگر کوئی جید صحابی ثابت ہو۔ تو اس کی پوزیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ توجیہ کرنی پڑے گی۔ کہ بعض منافقین نے یہ کمینہ اعتراض خلافت مآب کے متعلق فتنہ کی نیت سے مدینہ کے بازاروں میں مشہور کیا ہوگا۔ اور ان لوگوں کی شرارت کو رد کرنے کے لئے دیدہ دانستہ اس قسم کا اعتراض پبلک میں کیا تاکہ اس اعتراض کا جواب خاص وعام کو معلوم ہو جائے۔ ورنہ ایک معمولی اعتراض دوران خطبہ میں کرنا اعتراض کرنے والے کی دین سے عدم واقفیت پر دال ہے صحابہ کی خاموشی کی وجہ ادب بھی ہو سکتا ہے۔ خطبہ کے موقعہ پر خود بولنا یا بولنے والے کو خاموش کرنا منع ہے۔ ایک شخص بے ہودہ بکواس کرے۔ اور صحابہ کرام خاموش رہیں تو اس سے معترض کے ساتھ ان کا اتفاق رائے کا استدلال کرنا بالکل غلط ہے۔ اس قماش کے لوگوں کی شرارتوں کا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ایک خبیث آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اور آپ کو شہید کر دیا۔ اور ان لوگوں کی کوتاہ اندیشی سے اسلام میں فتن کا باب کھل گیا۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ کے خلاف فتنہ کھڑا کرنے میں انہی عربوں کا ہاتھ تھا۔ جن میں اسلام کی سچی روح داخل نہیں ہوئی تھی۔ اور ان لوگوں نے جلیل القدر ہستیوں کو شہید کیا۔ اور اسلامی نظام کو تباہ کرنے کی کوشش میں اسلام سے وہ دشمنی کی۔ جو اس زمانہ کے تمام دنیا کے کفار اور ایرانی اور رومی ملک بھی نہ کر سکے۔ اور آخر اللہ تعالٰے نے خلافت راشدہ کے دور کو وقتی طور پر بند کر کے ان کو جابرہ کے سپرد کر دیا۔ اللھم انا نعوذ بک من الحور بعد الکور۔ اور اب پھر اللہ تعالٰے نے خلافت حقہ کو دوبارہ قائم کیا ہے۔ جس کا مرتبہ نصوص قرآنیہ پر مبنی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تازہ وحی اس کی تائید کرتی ہے۔ وان الظن لا یغنی من الحق شیئاً کے مطابق پریشان آثار یا تاریخی واقعات کو پیش کرنا سخت غلطی ہے اس لمبے عرصہ کی بحث کے بعد تمام مسلمان دنیا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خلفائے راشدہ حق اور راستی پر تھے۔ اور ان کے مخالفوں نے خواہ وہ صحابی تھے یا غیر صحابی مقابلہ کر کے اسلام کو سخت نقصان پہونچایا۔ اور اگر یہ گروہ اسلام میں پیدا نہ ہو جاتا۔ تو اسلام غالباً اس زمانہ میں تمام دنیا پر پھیل جاتا۔ لیکن ان فتنہ پردازوں کی شرارتوں سے اسلامی فتوحات کی رو یک لخت رک گئی۔ اور اب بھی جب ہم تمام دنیا سے جنگ چھیڑ رہے ہیں۔ تو ان لوگوں نے جماعت کے اندر فتنے شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن مسلمان اب وہی غلطی دوبارہ نہیں کریں گے۔ جو انہوں نے قرون اولٰے میں کی۔ اور جماعت کے خلاف ان کی کوششیں کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ پہلی عبرتناک مثالیں ان کے سامنے ہیں۔ جو یقیناً انہیں دوبارہ غلطی کرنے سے باز رکھیں گی۔ اللہ تعالٰے ان کو ہدایت دے۔ اور راہ راست پر لائے *

روزہ کے متعلق اعلان

تمام احباب ۲۷ جنوری بروز جمعرات روزہ رکھیں

احباب جماعت نے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا رقم فرمودہ مضمون زیر عنوان "فیصلہ ہائی کورٹ بمقدمہ میاں عزیز احمد و جماعت احمدیہ" ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء کے پرچہ الفضل میں پڑھا ہوگا۔ اس میں حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"اے بھائیو! اگر تم فی الواقعہ اس غم میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہو۔ تو بجائے دوسروں پر غصہ ہونے کے اپنے نفسوں پر غصے ہو۔ اور اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور چاہیئے کہ تم میں سے جو روزوں کی طاقت رکھتے ہوں وہ کچھ روزے رکھکر دعائیں کریں۔ اور جو نوافل کی طاقت رکھتے ہوں وہ کچھ نوافل پڑھکر دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ خود ہی اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس کی عزت کو قائم کرے"

امید ہے۔ احباب حضور کی اس تحریک کے ماتحت روزے رکھکر اور نوافل پڑھکر دعاؤں میں مشغول ہوں گے۔ چونکہ عبادت کی یہ ایک منفردانہ حیثیت ہے۔ اس لئے نظارت ہٰذا نے اس عبادت کو اجتماعی رنگ دینے کے لئے حضور کی خدمت میں تجویز پیش کی تھی۔ کہ روزہ اور نوافل کے لئے ایک دن معین بھی کیا جائے۔ تاکہ تمام احباب اُس دن نوافل بھی پڑھیں۔ اور روزہ بھی رکھیں۔ جسے حضور نے منظور فرمالیا ہے۔ اور نظارت ہٰذا حضور کی منظوری کے بعد اعلان کرتی ہے۔ کہ حضور کی مذکورہ تحریک کے ماتحت ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء بروز جمعرات تمام احباب اجتماعی عبادت کے طریق پر روزہ رکھیں۔ اور دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اسے ہر قسم کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے بچاتے ہوئے اوجِ کمال تک پہنچائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنی خاص نصرت کے ساتھ مظفر و منصور کرے۔ اور دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے آمین

ناظر تعلیم و تربیت

ذکرِ حبیب علیہ السلام

بواسطہ نظارت تالیف و تصنیف۔ قادیان

(۲)

۴۔ ایک روز خاکسار نے عرض کی حضور ہمارے گاؤں میں دو شخص بہت سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اور ہمیں مسجدوں میں نمازیں بھی نہیں پڑھنے دیتے۔ اور جھوٹے مقدمے کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم خدا کے دربار میں دعائیں کیا کرو۔ یہ مسجدیں تمہاری ہی ہوجائینگی۔ وہ دن آنیوالا ہے تم فکر نہ کرو۔ فرعون کا ابھی سر بھی گرم نہیں ہوا گھبراؤ نہیں۔ دعائیں مانگو۔

۵۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ خاکسار نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یا حضور آدم کے بعد کیا تھا۔ آپ نے فرمایا حضرت آدم کے بعد آدم ہی آدم تھا اور کہا کہ اس بات کی آپ کو کیا ضرورت ہے جس کام کیلئے تم آئے ہو وہ کرو پھر عاجز چپ ہوگیا۔

۶۔ ایک روز خاکسار حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ عاجز نے کہا میں شکار کا رہنے والا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا جس جگہ مولوی بوٹے خاں اور امام بی بی صاحبہ رہا کرتے ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ مسکرائے اور کہنے لگے۔ کہ وہ شکار میں ہماری جماعت کے اسٹیشن ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ تم قادیان میں جلدی جلدی

معززین جماعت احمدیہ پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

پولیس کے پیش کردہ گواہان کے مزید بیانات

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور جناب مولوی اللہ دتا صاحب کے خلاف پولیس نے زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں ۲۱ جنوری کو اے ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں جو شہادتیں ہوئیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

بیان شیخ عبدالرحمٰن مصری بہ سلسلہ گذشتہ

میں ان چٹھیوں کی نقول پیش کرتا ہوں۔ جو ناظر امور عامہ نے مجھے ارسال کیں۔ اور جو میں نے ان کو ارسال کیں۔ یہ سب اصل کے مطابق ہیں۔ کمیشن کی آخری چٹھی کا میں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا میں اسے جواب کے قابل نہیں سمجھتا تھا فخر الدین میرے مشورہ سے پوسٹر شائع نہیں کیا کرتا تھا۔ مجھے ان چاروں سے ذاتی خطرہ ہے۔ مجھ پر انہوں نے کوئی حملہ نہیں کیا۔ میرے سامنے انہوں نے مجھے کبھی دھمکی نہیں دی۔ لیکن اخبار میں ان کی دھمکیاں پڑھی ہیں۔ خود ایسے جلسوں میں کبھی شامل نہیں ہوا۔ خلیفہ صاحب نے ایک دفعہ ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس تحقیقات کیلئے کہ میں نے ایک لڑکے شرف حیدر کو مارا ہے۔ دوران تحقیقات میں میں معطل رہا تھا۔ یہ اخراج سے پہلے کی بات ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ فخر الدین بھی میرے ساتھ اس الزام کے نیچے تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس وقت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ تھے۔

مجھے یاد نہیں۔ کہ انہوں نے کبھی مسجد میں مجھے بلا کر کہا ہو۔ کہ قسم اٹھاؤ تم نے شرف حیدر کو نہیں مارا۔ قادیان میں کچھ ہندو اور کچھ غیر احمدی دکاندار بھی ہیں۔ بڑا بازار ہندوؤں کا بازار نہیں کہلاتا۔ مجھے معلوم نہیں کہ بڑا بازار میں زیادہ تر دکانیں ہندوؤں کی ہیں جو بازار اڈہ خانہ سے بڑی مسجد کو آتا ہے اس میں احمدیوں کی صرف ایک دکان کا مجھے علم ہے۔ فخر الدین کئی کتب کا مصنف تھا۔ مگر ان کے نام اس وقت یاد نہیں اخراج کے بعد میں کسی ایسی مجلس میں شریک نہیں ہوا۔ جس میں خلیفہ صاحب نے تقریر کی ہو۔ ۷ء۸ کی شام کو جو جلوس میرے مکان کے پاس سے گزرا۔ اس میں شامل ہونے والوں میں سے کسی کا نام نہیں بتا سکتا۔ میں ڈر کے مارے اندر گھس گیا تھا۔ میں نہیں جانتا۔ وہ لوگ قادیان کے تھے یا اور کسی جگہ کے۔ وہ مکان کی شمالی جانب سے گئے تھے۔ اور وہاں ٹھہر کر نعرے لگا کر گئے تھے۔ میں احمدی پکٹروں کے نام نہیں بتا سکتا۔ ہم نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہوا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ڈر کی وجہ سے نام ظاہر نہ کرنا چاہے۔ تو وہ خفیہ طور پر ہمارے ساتھ رہ سکتا ہے۔

بجواب جرح شیخ چراغ الدین صاحب مولوی اللہ دتا صاحب کی ڈیوٹی یہ ہے کہ لوگوں کو میرے خلاف بھڑکائیں۔ میر محمد اسحٰق صاحب احمدیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ خانصاحب فرزند علی کی ڈیوٹی میں نہیں جانتا۔ اسی طرح سید زین العابدین صاحب کی ڈیوٹی میں نہیں جانتا۔ مولوی اللہ دتا صاحب کی یہ ڈیوٹی اس وقت سے مقرر ہوئی ہے جب سے میں علیحدہ ہوا۔ ویسے یہ مبلغ ہیں۔ میرے مکان پر پکٹنگ کرنے والے احمدی ہوتے ہیں۔ اکثر کو پہچانتا اور بعض کے نام جانتا ہوں۔ مثلاً بشیر۔ جبار۔ محمد اسمٰعیل فضل حق غازی۔ محمد منیر۔ عبدالحکیم وغیرہ۔ ان لوگوں نے مجھ سے پکٹنگ کے دوران میں کبھی بات چیت نہیں کی۔

بائیکاٹ کی وجہ سے مجھے سخت تکلیف ہوئی احرار سے میرا مذہبی اور سیاسی اختلاف ہے۔ مگر فخر الدین کی موت کے بعد انہوں نے میرے ساتھ سوشل تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ اور اب وہ مجھ سے ہمدردی کرتے ہیں۔ قادیان میں احرار کی ایک جماعت ہے۔ فخر الدین کی موت کے بعد بعض احراری میرے مکان پر حفاظت کے لئے رہتے تھے۔ انہوں نے میری کوئی مالی امداد نہیں کی۔ لاہوری احمدیوں نے بھی ہمیں کوئی مالی امداد نہیں دی۔ احراری والنٹیر ہمارا سودا سلف لا دیتے ہیں۔ میں یہ خط پیش کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پکٹنگ اور بائیکاٹ کا انتظام ناظر امور عامہ نے کیا ہے۔ میرا لڑکا لاہوریوں کے پاس نہیں رہتا۔ میں کرایہ کے مکان میں رہتا ہوں۔ یہ مکان شہر سے دور اور ٹاؤن کمیٹی کی حدود سے باہر ہے قریباً سوا سال سے وہاں رہتا ہوں۔ پہلے شہر میں رہتا تھا۔ کوئی احمدی اپنا مکان مجھے کرایہ پر دینے کے لئے تیار نہیں موجودہ مکان میں نے تین سال کے لئے لیا ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ مالک مکان کو ناظر امور عامہ نے لکھا ہے کہ مجھے اس مکان سے نہ نکالا جائے۔ اپنے مکان کے پاس سے جلوس گذرنے کی اطلاع میں نے چوکی میں نہیں بھیجی تھی۔ ایک سکھ سپاہی وہاں موجود تھا۔ اس کا نام میں نہیں جانتا۔ یہ علم نہیں کہ جلوس کس کے حکم سے گذرا تھا۔ الفضل کے ان دونوں پرچوں میں شائع شدہ مضمون میرے ہی ہیں۔

بیان فیروز دین ہیڈ کنسٹیبل قادیان

میں سند یافتہ اردو سٹینوگرافر ہوں ۷/۸/۳۷ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک جلسہ ہوا تھا۔ میر محمد اسحٰق صاحب صدر تھے۔ میں نے شارٹ ہینڈ میں اس کے نوٹ لئے تھے۔ جو اصل پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے متعلق جو ڈائری عام اردو میں میں نے بھیجی تھی۔ وہ بھی پیش کرتا ہوں۔ اس میں میر محمد اسحٰق صاحب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور بعض اور لوگوں نے تقریریں کی تھیں۔ غلام محمد نمبردار ننگل رام رکھا مل پٹواری مسجد کے اندر تھے۔ لالہ کرم چند اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس باہر دروازہ میں کھڑا تھا۔ ان سب نے شارٹ ہینڈ نوٹوں پر دستخط کر دئے۔ عام اردو میں رپورٹ لکھ کر انہیں پڑھ کر نہیں سنائی گئی تھی۔ تقریریں مصری پارٹی کے خلاف تھیں۔ حاضرین قریباً بارہ سو تھے میر محمد اسحٰق صاحب نے تقریر کی تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازدواج پر بھی اتہامات ایک یہودی نے لگائے تھے۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی خواتین پر اتہامات لگائے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی لوگوں نے صبر کیا تھا اب بھی آپ لوگوں کو صبر کرنا چاہئیے۔ یہ بھی کہا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا تھا۔ کہ میں اس یہودی کو قتل کر دوں گا۔ مولوی اللہ دتا صاحب نے کہا کہ اب ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اب اگر کوئی احمدی کوئی فعل کر گذرے تو اس کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ہوگی۔ اب جیل کے دروازے کھول دئیے جائیں۔ پھانسی کے تختے لٹکا دئیے جائیں۔ ہم اپنے امام کی اس قدر توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی نے کہا تھا۔ کہ آج خطبہ جمعہ سن کر احمدیوں کی چیخیں نکل گئی تھیں۔ احمدیوں کو دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس فتنہ کو دور کرے۔

۸/۷/۳۷ کو مسجد دارالبرکات میں ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ میر محمد اسحٰق صاحب صدر تھے۔ گیارہ بارہ سو آدمی حاضر تھے۔ مولوی اللہ دتا صاحب اور میر صاحب نے تقریریں کی تھیں۔ میں نے شارٹ ہینڈ میں نوٹ لئے تھے۔ جو پیش کرتا ہوں۔ اور عام اردو میں اس کی رپورٹ بھی ایگزبٹ کراتا ہوں۔ اس جلسہ میں میرے ساتھ امرناتھ پٹواری اور ہدایت علی گواہ تھے۔ اور انہوں نے دستخط کئے۔ یہ تقریریں بھی مصری پارٹی کے متعلق تھیں۔ مجھے یاد نہیں ہے۔ ۵/۸/۳۷ کو فخر الدین ملتانی نے ایک پوسٹر بعنوان "فحش کا مرکز" شائع کیا تھا میں نے اسے اصل سے نقل کر کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو لالہ کرم چند۔ اے۔ ایس۔ آئی کی معرفت بھیجا تھا۔ میں نے یہ نقل دیکھی ہے۔ بالکل صحیح ہے۔

بجواب جرح شیخ چراغ الدین

میں عربی نہیں جانتا۔ فارسی بھی نہیں جانتا اگر کوئی قرآن کریم یا احادیث یا اسلامی تاریخ سے کوئی مضمون عربی یا فارسی میں بیان کرے۔ تو میں اسے نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن اگر اس کا ترجمہ اردو میں ہو۔ تو سمجھ سکتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ان تقریروں میں بعض عربی کے حوالے تھے جنہیں میں نہیں سمجھ سکا تھا۔ میں نے نوٹوں میں یہ نہیں لکھا۔ کہ عربی میں کچھ کہہ گئے ہیں۔ جو میں نافہمی کی وجہ سے نہیں لکھ سکا۔ اردو بھی میں نے چھٹی جماعت تک پڑھا ہے۔ میر صاحب نے ۶/۸/۳۷ کو جو تقریر کی۔ اس کا موضوع خلافت تھا۔ مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر کا موضوع میں نہیں بتا سکتا۔ یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ اشتعال انگیز تھی یا صبر و تحمل سکھانے والی۔ اس جلسہ میں پہلی تقریر میر صاحب کی اور آخری مولوی اللہ دتا صاحب کی تھی۔ کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ پھر اس کے بعد نظم پڑھی گئی ۶/۸/۳۷ کو پہلے میر صاحب نے تقریر کی۔ پھر نظم پڑھی گئی۔ پھر میر صاحب کی تقریر ہوئی۔ اس دن بھی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ میں نے اس کا اردو میں ترجمہ اسی رات کو کر لیا تھا۔ بارہ بجے سے پانچ بجے صبح تک ترجمہ کر لیا تھا۔ پٹواری ۶/۸/۳۷ اور ۸/۷/۳۷ دونوں روز موجود تھا۔ جب گواہوں نے دستخط کئے لوگ منتشر ہو رہے تھے۔ ۶/۸/۳۷ کو رات کے نو بجے سے گیارہ بجے تک جلسہ رہا ۸/۷/۳۷ کے جلسہ کا وقت بھی یہی تھا۔ فحش کا مرکز پوسٹر پر فخر الدین کے دستخط تھے

بجواب جرح مرزا عبدالحق صاحب

گواہوں کو دستخط کرانے سے پہلے شارٹ ہینڈ نوٹ نہیں سنائے گئے تھے۔ میر محمد اسحٰق صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب بہت تیز بولتے ہیں۔ نوٹ لیتے وقت میں بعض حصے چھوڑ دیتا ہوں۔ مذہبی حصے چھوڑ دیتا ہوں۔ بعض غیر ضروری حصے بھی چھوڑ دیتا ہوں۔ جو کسی کے خلاف ہوں لکھ لیتا ہوں۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب بھی تقریریں کرتے رہے ہیں

بیان رام رکھا مل پٹواری قادیان

۶/۸/۳۷ کو مسجد اقصیٰ میں جو تقریر ہوئی میں اس میں موجود تھا۔ میر محمد اسحٰق صاحب صدر تھے۔ بارہ تیرہ سو آدمی تھے۔ میر صاحب۔ خانصاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریریں کی تھیں میں نے شارٹ ہینڈ نوٹوں پر دستخط کئے تھے۔ تقریروں کا اثر یہ تھا۔ کہ لوگ ان باتوں پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ جو خلیفہ صاحب کے خلاف کہی جاتی ہیں

بجواب جرح شیخ چراغ الدین صاحب

حاضرین میں سے کسی نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ اور نہ ہی انہوں نے کوئی آواز بلند کی۔ میں خود بھی کسی کے کیرکٹر پر حملہ پسند نہیں کرتا۔

بیان غلام محمد نمبردار ننگل

۶/۸/۳۷ کو مسجد اقصیٰ میں جلسہ ہوا تھا۔ شارٹ ہینڈ نوٹوں پر میں نے دستخط کئے تھے۔ میر صاحب۔ خان صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریریں کی تھیں۔ مجھے یاد نہیں۔ انہوں نے کیا کہا تھا۔

بجواب جرح۔ میں خود بخود جلسہ میں آیا تھا۔

بیان محمد شریف کنسٹیبل

میں ۱۲/۳/۳۳ تک محرر تھا ۲۵/۶/۳۷ کو فخر الدین نے تھانہ میں رپورٹ دی تھی۔ جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔ ۳۰/۷/۳۷ کو اس نے ایک اور رپورٹ دی تھی جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔

۳/۷/۳۷ کو اس نے ایک اور رپورٹ دی تھی جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔ اس روز نصیر احمد پسر شیخ مصری نے ایک رپورٹ دی۔ جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔

۸/۷/۳۷ کو منظہر الدین پسر فخر الدین نے ایک رپورٹ دی تھی۔ جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔ روزنامچہ میں یہ رپورٹیں میری درج شدہ ہیں۔

بیان الیشر سنگھ کنسٹیبل

جس روز فخر الدین پر حملہ ہوا۔ میری ڈیوٹی مصری کے مکان پر تھی۔ میرے ساتھ سیورن سنگھ کنسٹیبل تھا۔ اسی شام کو ستر اسی آدمیوں کا ایک جلوس اس کے مکان پر گیا تھا۔ وہ مصری مردہ باد نعرے لگا رہے تھے۔ وہ خالی ہاتھ تھے۔ وہ بہت شور کر رہے تھے۔ ہم نے ان سے کہا۔ اور وہ واپس چلے گئے۔ ہم نے اے ایس آئی کو جب وہ گشت پر وہاں گیا۔ اس کی اطلاع دیدی تھی یہ فخر الدین پر حملہ کے بعد کی بات ہے

بجواب جرح شیخ چراغ الدین صاحب جلوس کے کسی آدمی کو میں نہیں جانتا ہم صرف آٹھ دس روز قبل قادیان گئے تھے میں نے جلوس کے متعلق کوئی تحریری رپورٹ نہیں دی۔ میں نہیں جانتا جس وقت جلوس وہاں پونچا۔ اسوقت اے ایس آئی کہاں تھا۔ جلوس سات آٹھ بجے گزرا تھا۔ میں نے اسوقت مصری کو نہیں دیکھا جلوس کے متعلق میں نے اس سے کوئی بات چیت نہیں کی۔ جب جلوس گزرا۔ دن غروب ہوچکا تھا۔ اور تھوڑا ہی اندھیرا ہوا تھا۔ قریبًا ایک گھنٹہ بعد میں نے اے ایس آئی کو اطلاع دی تھی۔ میں نے اسے تعداد نہیں بتائی صرف یہ بتایا تھا۔ کہ جلوس آیا اور گذر گیا۔ اس نے میرے سامنے کوئی بات نوٹ نہیں کی میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جلوس کسطرف سے آیا اور کسطرف گیا۔

بیان رستم خان کنسٹیبل

خلیفہ صاحب نے مسجد اقصیٰ قادیان میں جو خطبہ ۲۶/۳/۳۷ کو پڑھا تھا۔ میں اس کی کاربن کاپی پیش کرتا ہوں۔ میں مسجد میں موجود تھا۔ اس خطبہ میں شبنم کے ایک خط اور فحش کا مرکز پوسٹر کا ذکر ہے۔ (اس خطبہ کے پیش ہونے پر جاری وکلاء نے اعتراض کیا۔ جو نوٹ کر لیا گیا۔)

بجواب جرح شیخ چراغ الدین صاحب اس خطبہ کے نوٹوں کی اصل کاپی میرے پاس نہیں یہ نیچے کی نقل ہے۔ پہلی کاپی اس کی S.P کے دفتر میں بھیجدی تھی۔ عربی میں جو کچھ کہا گیا۔ وہ میں نے نہیں لکھا۔ میں عربی بالکل نہیں جانتا۔ فارسی بھی نہیں جانتا۔ میں نے اردو مڈل پاس کیا ہے۔ خلیفہ صاحب نے پہلے شبنم کا خط سنایا خطبہ ختم ہونیکے بعد دعا کی اور لوگوں کو بھی کہا۔ کہ دعائیں کرو۔ یہ بھی کہا کہ صبر و تحمل سے کام لو۔ اور برداشت کرو۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ ہم صبر سے مجبور ہیں۔ میں شارٹ ہینڈ نہیں جانتا خطبہ ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتا رہا وہ بہت تیز سپیکر نہیں ہیں۔ میں جو ضروری سمجھا۔ لکھ لیتا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں کبھی اس حیثیت سے کسی عدالت میں پیش ہوا ہوں۔ کہ میں نے کسی جلسہ کے نوٹ لئے ہیں۔

وصیت

نمبر ۴۹۱۴ منکہ مولا بخش ولد قطب الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۷۱ سال تاریخ بیعت صحابی ۱۹۰۷ء ساکن بستی شادیوال گوکھووال ڈاکخانہ احمد پور لمہ ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۳۳ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ نقد رقم مبلغ ۱۷۰۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ زمیندارہ آمدنی پر ہے۔ جو کہ سالانہ قریبًا ۲۰۰/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ نوٹ:۔ اس کے علاوہ ۱۷۵/۰ روپے کے مال مویشی میرے پاس ہیں۔ کل جائداد ۱۸۷۵/۰ ہے۔ العبد۔ مولا بخش بقلم خود۔ گواہ شد:۔ برکت علی احمدی ساکن بستی شادیوال گوکھووال۔ گواہ شد:۔ اسد اللہ خان بقلم خود کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے حصہ داران کا اجلاس عام

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء بروز اتوار بعد نماز ظہر کمپنی کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ جس میں کمپنی کے حسابات برائے سال مختتمہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء پیش ہوں گے۔ اور دو ریٹائر شدہ ڈائرکٹران کی جگہ نئے ڈائرکٹران کا انتخاب ہوگا۔ مقامی حصہ داران کی خدمت میں خصوصًا شمولیت کے لئے درخواست ہے۔

اگر کوئی دوست کوئی خاص سوال میٹنگ میں دریافت کرنا چاہیں۔ تو ایسے سوالات ۲۸ ماہ حال سے قبل دفتر میں بھیج دیئے جائیں۔ تاکہ ان کے جوابات میٹنگ میں طیار رکھے جائیں۔

فیض قادر جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

علی گڑھ ۲۳ جنوری - آج صبح سر آغا خان کی صدارت میں مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا جس میں لارڈ لوتھین نے کنووکیشن ایڈریس پڑھا۔ نواب صاحب رامپور کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ سر آغا خان نے حضور نظام - نواب صاحب رامپور اور اپنی طرف سے علی گڑھ میں صنعتی ادارہ نیز زراعتی اور فوجی کالج قائم کرنے کے لئے ایک ایک لاکھ روپیہ کا اعلان کیا۔ چندہ کی اپیل کرتے ہوئے۔ سر آغا خان نے کہا۔ اب باتیں بنانے کا وقت نہیں رہا ہم نے مسلمانوں میں تعلیم پھیلانے کے لئے ایک کروڑ روپیہ فراہم کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ گذشتہ تیس سال میں ۷۰ لاکھ اکٹھا ہوا تھا۔ اور علی گڑھ میں یونیورسٹی اس کا عملی نتیجہ ہے۔ لیکن ابھی تک ہمارا کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا۔ ہماری فوری ضروریات یہ ہیں۔ کہ صنعتی اور فوجی کالج قائم کئے جائیں۔ انہوں نے یقین دلایا۔ کہ اس سکیم کی تفصیل تیار کرنے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔

کراچی ۲۳ جنوری - مسٹر سبھاش چندر بوس آج ۴ بجے شام طیارہ کے ذریعہ کراچی پہنچے۔ ڈرگ روڈ کے فضائی مستقر پر ۶ ہزار اشخاص کا ایک مجمع ان کے استقبال کے لئے جمع تھا۔

بمبئی ۲۳ جنوری - بمبئی لوکل بورڈ ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے جو بل پیش کیا گیا ہے۔ اور جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ نامزدگیوں کا سلسلہ ختم کر دیا جائے۔ اور مسلم حلقوں کو توڑ کر مخلوط طریق انتخاب رائج کیا جائے۔ وہ اسمبلی میں زیر بحث ہے۔ مسلم لیگ پارٹی اس کے خلاف صدائے احتجاج کرنے کے لئے آج اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئی۔ مسلم لیگ کے ارکان کے واک آؤٹ کے بعد مسٹر کھیر وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے مسلم لیگ کے ارکان کے واک آؤٹ پر اظہار افسوس کیا۔ مسلم لیگ ارکان کے بعد ڈاکٹر امبیدکار - انڈی پینڈنٹ لیبر پارٹی کے ارکان بھی واک آؤٹ کر گئے۔ ڈاکٹر امبیدکار نے لفظ "ہری جن" پر جو بل میں استعمال کیا گیا ہے۔ اعتراض کیا۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بل آراء شماری کے بغیر پاس ہو گیا۔

حیدر آباد دکن ۲۳ جنوری - نواب حمید یار جنگ بہادر ڈائرکٹر جنرل اوراے ۔ ڈی ۔ سی حضور نظام گذشتہ شب حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔

لنڈن ۲۳ جنوری - کل آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا لنڈن پہنچ گئے۔ ہائی کمشنر فار انڈیا - ڈپٹی ہائی کمشنر اور انڈیا ہاؤس اور انڈیا آفس کے دیگر حکام نے آپ کا استقبال کیا۔

علی گڑھ ۲۳ جنوری - مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے جلسہ تقسیم اسناد میں لارڈ لوتھین نے ایڈریس پڑھتے ہوئے یورپ کی سیاسی و مجلسی پیچیدگیوں کا مرقع پیش کرتے ہوئے اہل ہند سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے نوجوانوں کو بے دینی اور الحاد کی زد سے بچانے کی کوشش کریں نیز کہا اگر ہندوستان کو ان مصائب سے بچانا مقصود ہے۔ جس میں آج مغربی دنیا مبتلا ہے۔ تو ہندوستان کے لیڈروں کو اس سوال کے عملی جواب پر غور کرنا چاہیئے کہ آیا ہندو مذہب اور اسلام لامذہبیت اور اس کے پیدا کردہ خطرات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سائنٹیفک سپرٹ توہم پرستی اور جہالت کی بیخ کنی کرنے کے لئے عمدہ ذریعہ ہے۔ اسلئے اس سے کسی صورت میں طلبا اور طالبات کو بیزار نہیں کرنا چاہیئے۔

لاہور ۲۳ جنوری - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند قیدیوں کو نجات دلانے والی کمیٹی کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اس کے ارکان اسمبلی ہال سے ایک ایک میل کے فاصلہ پر رہیں کیونکہ ان کے جلوس سے جو پنجاب اسمبلی کی طرف مارچ کرنے والا تھا اسمبلی کے کام میں خلل پڑے گا۔

شنگھائی ۲۳ جنوری - چینی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ دو دن کی شدید لڑائی کی وجہ سے ٹین سٹین پوکاؤ ریلوے کے شمال کی طرف جاپانیوں کی پیش قدمی رک گئی۔ اسی طرح ریلوے کے شمالی جانب موسم کی شدت کی وجہ سے لڑائی بند ہے

حیدر آباد (دکن) ۲۳ جنوری آج ۱۲½ بجے بعد دوپہر وائسرائے ہند حیدر آباد سے عازم دہلی ہو گئے۔

پشاور ۲۳ جنوری - پنڈت جواہر لال نہرو آج پشاور پہنچے۔ انہوں نے چھ مختلف اجلاسوں میں تقریریں کیں۔ آج رات وہ ڈاکٹر خان کے مہمان ہونگے اور کل کوہاٹ جائیں گے۔

پیرس ۲۳ جنوری - جبل الطارق سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جمعہ کے روز سلامینکا پر جو ہوائی حملہ کیا گیا۔ اس میں ۲۲۵ آدمی ہلاک اور ۴۰۰ سے زائد مجروح ہوئے۔

لاہور ۲۳ جنوری - آج بریڈلا ہال میں قیدیوں کو آزاد کرانے والی کمیٹی کے لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اسمبلی ہال کے نزدیک مظاہرہ کرنے کے خلاف حکم امتناعی کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اسمبلی ہال تک ضرور مارچ کیا جائے اور اگر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت انہیں روکا جائے تو دفعہ کو توڑا جائے۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری برطانوی بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں انٹرمیڈیٹ کالج کھولنے کی منظوری حکومت ہند نے دیدی ہے اور بلوچستان کے دیہات میں تعلیمی ترقی کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۳ جنوری - چینی فوج کے کمانڈر مارشل چیانگ کائی شک نے جاپان کی یہ شرط بھی کہ چین کمیونسٹوں کے خلاف اس معاہدہ میں جو جرمنی - اٹلی اور جاپان میں ہوا ہے ٹھکرا دی ہے چنانچہ اس کا بیان ہے کہ وہ کمیونسٹوں کے خلاف کسی سازش میں شریک نہیں ہو سکتا

کراچی ۲۳ جنوری - ایک اطلاع مظہر ہے کہ جب سے سندھیا جہازران کمپنی کے نئے جہاز "المدینہ" کا اضافہ ہوا ہے۔ عازمان حج کو لے جانے والی جہازران کمپنیوں میں کرایوں کی تخفیف کرنے کا مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ زائرین کعبہ کو ۵۰ فیصدی کم واپسی کرایوں پر لے جایا جاتا ہے۔

بنارس ۲۳ جنوری - ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں صدر کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پر خوب لپاڈگی ہوئی - ہر دو پارٹیوں نے ایک دوسرے کے خلاف لاٹھیاں تان لیں۔ اور بہت ہنگامہ برپا ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انضباطی کارروائی کے لئے صوبجاتی کانگرس کمیٹی کو اطلاع دیدی گئی ہے۔

گوالیار ۲۳ جنوری - ایک پوسٹ کارڈ جو آج سے ۱۱ سال قبل ارسال کیا گیا ہے اب ارسال کنندہ کو ملا - یہ کارڈ ۱۵ اگست ۱۹۲۶ء کو بینا (ضلع ساگور) کے لیٹر بکس میں ڈالا گیا - اور اس پر للت پور ضلع جھانسی کے کسی مکتوب الیہ کا پتہ لکھا گیا تھا - اب یہ کارڈ ۱۱ سال کے بعد مرسل کو واپس ملا ہے۔ مرسل کو دو پیسے جرمانہ کے بھی دینے پڑے ہیں - کیونکہ جس وقت کارڈ بھیجا گیا تھا - اس وقت اس کی قیمت دو پیسے تھی - اب اس کی قیمت تین پیسے ہو گئی ہے - جس کی وجہ سے اسے بیرنگ کر دیا گیا۔

ٹوکیو ۲۳ جنوری - امریکہ کے سفیر متعینہ ٹوکیو نے جاپانی وزیر خارجہ سے شکایت کی ہے کہ نانکن میں جاپانی سپاہی امریکن لوگوں کے مکانات میں گھس گئے اور جن چینیوں نے وہاں پناہ لے رکھی تھی - انہیں گھسیٹ کر لے گئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی